بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۳۰ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھش | ۱۷ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۰۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کل چند دن کے لئے ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد پرائیویٹ سیکرٹری اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز بھی تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کو امیر مقامی اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔۔۔ کل شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ حضور بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ آج ۴ بجے شام بذریعہ فون اطلاع ملی کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔۔۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ۔۔۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بخار اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔۔۔ آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار البرکات میں خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں بہت سے

علماء اور فتنۂ ارتداد

(از ایڈیٹر)

۲۴-۱۹۲۵ء میں ملکانوں کو مرتد کرنے کا جو طوفان اٹھا تھا۔ وہ اپنے ساتھ ہزاروں مسلمان کہلانے والے ملکانوں کو بہا کر لے گیا۔ مسلمان علماء مونہہ دیکھتے رہ گئے۔ اور خود کچھ نہ کر سکنے کی وجہ سے کھسیانے ہو کر احمدی مبلغین کے پیچھے پڑ گئے۔ کہ وہ کیوں ملکانوں کو آریوں کے پھندے سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان حالات میں احمدی مبلغین جو کچھ کر سکتے تھے۔ انہوں نے کیا۔ اور ہزاروں ملکانوں کو آریوں کے چنگل سے چھڑایا۔ اور پھر مولویوں کی کشمکش سے نپٹتے ہوئے اور اپنی مالی وسعت کو دیکھتے ہوئے ان کی تعلیم و تربیت کی جاتی رہی۔ اور آج خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ ملکانے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ نہ صرف خود تعلیم اسلام سے واقف اور اس کے متعلق پوری پوری غیرت اور حمیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ بلکہ عام ملکانوں میں مبلغ کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں ان علماء نے کیا کیا۔ جو ملکانوں کے ارتداد کے زمانہ میں احمدی مبلغین پر تو اچھل اچھل کر حملے کرتے۔ اور چلا چلا کر یہ کہتے تھے۔ کہ مرزائی ہونے سے مرتد ہو جانا زیادہ اچھا ہے۔ یہی کہ مرتد شدہ مسلمانوں کو واپس لانا تو الگ رہا وہ بچ رہے تھے۔ انہیں پہلے کی طرح ہی اسلامی تعلیم سے ناواقف رکھا۔ اور دیدہ دانستہ رکھا۔ ایک تو اس لئے کہ ملکانوں سے نذرانے وصول کرنے والے علماء عام طور پر خود اسلام کے متعلق اتنی ہی واقفیت رکھتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ملکانوں کو چھری پڑھ دی جائے۔ تو ساری عمر جانور حلال کرنے کے لئے وہ کافی ہوتی ہے۔ دوسرے وہ نہیں چاہتے۔ کہ کوئی اور بھی ملکانوں کو اسلامی تعلیم دے کیونکہ اس طرح وہ سمجھتے ہیں۔ کہ پھر ان میں ایسے علماء کی دال نہ گل سکے گی۔

اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ آریوں نے کچھ عرصہ اندر ہی اندر جدوجہد جاری رکھنے کے بعد اب آہستہ آہستہ کھل کر ارتداد کا سیلاب بہانا شروع کر دیا ہے۔ اور اس وقت تک کئی ایک دیہات کے مسلمانوں کو مرتد کرنے کی خبریں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر نہ تو مسلمان اخبارات میں اس کے متعلق کوئی ہلچل نظر آتی ہے۔ اور نہ علماء کہلانے والوں میں۔

آگرہ کی اس تازہ خبر سے جو ۲۵ اپریل کے "احسان" میں شائع ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آگرہ کے مسلمانوں میں جو ملکانوں کے بہت قریب رہتے ہیں۔ علماء کی خاموشی سے بہت بے چینی اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ

"کل جامع مسجد شاہ جہانی میں مسلمانان آگرہ کا پانچواں عظیم الشان جلسہ مہاراجہ اندور کی خاموشی اور مسلمانان ہند سے لاپرواہی کے خلاف اور مضافات نواح آگرہ اور دہلی وغیرہ کے مرتد شدہ مسلمانوں سے اسلامی و تبلیغی انجمنوں کی لاپرواہی کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے منعقد ہوا" جس میں کہا گیا۔ کہ "ایک لاکھ مسلمانوں کا ارتداد ملت عظیمہ اسلام کی سخت توہین ہے اگر اسلامی جماعتیں میدان میں نہیں آ سکتیں تو انہیں میدان نمائندگی سے ہٹ جانا چاہیئے"۔

اسی قسم کے حالات سے متاثر ہو کر۔ حال میں دہلی کے ایک معزز مسلمان نے ہندوؤں کی مسلمانوں کو مرتد کرنے کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے۔ کہ "اگر اس گئی گزری ہوئی حالت میں بھی ہندوستان میں اسلام محفوظ رہ سکتا ہے۔ تو جماعت احمدیہ کے ایثار اور تنظیم سے یہ کام ممکن ہو سکتا ہے"۔ اور اس کے جواب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ فرمایا ہے۔ کہ "**آپ اپنے علماء کو مخالفت سے باز رکھیں ہم کام کر سکتے ہیں۔ اور کرنے کو تیار ہیں**"۔

یہ جواب ان مسلمانوں کے لئے اطمینان اور تسلی کا موجب ہو سکتا ہے۔ جو اسلام کا درد اور محبت اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اور جو مسلمان کہلانے پر غیر مسلموں کی یورشوں اور ان کے نتیجہ میں ارتداد کی آفت سے رنج و الم محسوس کرتے ہیں۔ مگر خطرہ یہی ہے۔ کہ وہ علماء جو آج بالکل خاموش بیٹھے ہیں۔ اور بار بار بلانے آواز دینے۔ اور ارتداد کی خبریں شائع ہونے کے باوجود ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ درد مند مسلمانوں کو جلد سے جلد اس بارہ میں قابل اطمینان انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ جماعت احمدیہ میدان عمل میں اتر کر کام شروع کر سکے۔

اسلام کی حفاظت کیلئے اتحاد کی ضرورت

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسلمانوں کو اپنے سیاسی پاکستان کا تو خیال ہے۔ اور اسکے لئے سب مسلمانوں کا متحد ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن اسلام کی قطعاً فکر نہیں۔ جسے مٹانے کے لئے غیر مسلم پورا زور اور ساری طاقت صرف کر رہے ہیں۔ معاصر "احسان" ۲۹ اپریل نے "مسلمانوں کی اجتماعی قوت کیخلاف سازش" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں بتایا ہے کہ "ساری ہندو طاقتیں ایک جگہ اکٹھی ہو کر حالانکہ انکے اصول میں زمین و آسمان کا فرق ہے مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کی مخالفت کر رہی ہیں۔ کیونکہ ان تمام ہندو جماعتوں کو یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ پاکستان کا یہ مطلب ہے کہ مسلمان ایک مضبوط قوم بن جائے۔ اپنے علاقے کی حاکم ہو جائے۔ اور ان میں ازسر نو زندگی کی لہر دوڑ جائے۔ ہندو قوم کو یہ منظور نہیں وہ چاہتی ہے کہ مسلمان سیاسی تجارتی صنعتی اور تمدنی طور پر ہندو کا غلام بنکر رہے ... کس قدر افسوسناک ہے ان مسلمانوں کی حالت جو ان حالات کے ماتحت بھی ہندو یا کانگرس کے ہمنوا ہیں۔ کیا وہ یہ نہیں چاہتے کہ مسلمان قوم مضبوط بن جائے؟" پاکستان کا خواب دیکھنے والے مسلمانوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ ہندو سیاسی اور مذہبی دونوں پہلو سے مسلمانوں کو ختم کرنیکی کوشش کر رہے ہیں مسلمان اگر مذہبی طور پر نہ صرف اپنی حفاظت کر لیں۔ بلکہ ہندوؤں پر غلبہ حاصل کر سکیں۔ تو سیاسی پہلو سے بھی مضبوط ہو سکتے ہیں۔ مگر مذہب کو انہوں نے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

چندہ سالٹ پانڈ سکول ——— اور ——— لجنہ اماء اللہ

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جب عورتوں میں چندہ برائے سالٹ پانڈ سکول کی تحریک کی تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا "گو یہ چار ہزار روپے کی رقم اتنی تھوڑی ہے۔ کہ میں اگر چاہتا تو قادیان سے ہی بھجوائی جا سکتی تھی لیکن میں چاہتا ہوں کہ ساری جماعت کے اندر قربانی کی روح اور بیداری پیدا کی جائے اور اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایک فرد کو دین کے کاموں میں شامل کیا جائے اس لئے میں نے یہ رقم جماعت کی مستورات پر پھیلا دی ہے"۔ باوجود ایک چھوٹی سی رقم ہونے کے عورتوں نے اس چندہ کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس وقت تک تین ہزار سے کچھ زیادہ چندہ آیا ہے۔ حالانکہ چار ہزار کی رقم تو ایک دو ماہ کے اندر وصول ہو جانی چاہئے تھی۔ قادیان کی عورتوں کے ذمہ سات سو کی رقم لگائی گئی تھی جو انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری کر دی۔ باہر کی اکثر لجنات ایسی ہیں۔ جنہوں نے ابھی یہ چندہ نہیں بھجوایا۔ براہ مہربانی جن بہنوں یا جن لجنات نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ اس میں حصہ لیں اور جلد از جلد اس رقم کو پورا کریں۔

حیدرآباد دکن میں ایک احمدی خاتون کی شاندار کامیابی

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد خوشی اور مسرت ہوئی۔ کہ محترمہ سلطانہ عائشہ بیگم صاحبہ بی۔ اے بنت ڈاکٹر خادم حسین صاحب و بیگم مکرم سیٹھ یوسف احمد اللہ دین صاحب ابن حضرت سیٹھ عبداللہ اللہ دین صاحب سکندر آباد نے بی۔ ٹی کے عملی امتحان میں امتیازی کامیابی حاصل کر کے حیدرآباد کے وزیر تعلیمات نواب سر مہدی یار جنگ بہادر کا مقرر فرمودہ سنہری تمغہ حاصل کیا ہے۔ گزشتہ دس سال میں یہ اعزاز کوئی خاتون حاصل نہ کر سکی تھی۔

ہم اس اعزاز پر حضرت سیٹھ صاحب کے تمام خاندان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ یہ اعزاز دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت بنائے۔

لجنہ اماء اللہ محلہ دارالبرکات حلقہ نمبر ۲ کا جلسہ

قادیان ۲۹ اپریل لجنہ اماء اللہ محلہ دارالبرکات حلقہ نمبر ۲ کا ماہانہ جلسہ بر مکان مرزا عبدالغنی صاحب زیر صدارت محترمہ عزیزہ رضیہ صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت کل منعقد ہوا۔

کارروائی جلسہ ½۳ بجے شروع ہوئی۔ اور سب سے اول شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی نے "قرون اولےٰ کی مسلمان عورتوں کی قربانیاں" کے موضوع پر ۴۵ منٹ تک تقریر کی۔ اس کے بعد کارروائی زنانہ پروگرام کے مطابق شروع ہوئی۔

تلاوت اور نظم کے بعد اخلاق فاضلہ پر مضمون محترمہ اختری بیگم صاحبہ نے پڑھا۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ نے "کلام محمود" سے ایک نظم سنائی۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ شیخ محمد حنیف صاحب نے عورتوں کی اصلاح پر مضمون پڑھا۔ مضمون کا بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار نے ایک مضمون "اخلاق کا اثر لوگوں پر" سنایا اور مسیحی عورتوں کے مشن کی ایک رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور بتایا کہ یہ لوگ باوجود اس کے کہ ان کا مذہب مُردہ ہے۔ ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کو عیسائیت پر جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے عیسائی عورتوں نے زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں جبکہ ہمارے پاس زندہ مذہب ہے۔ اور زندہ الہامی کتاب تو ہم اُن سے بڑھ چڑھ کر کام کر کے نہ دکھائیں۔

صغرا بیگم صاحبہ نے دُرِّ ثمین سے نظم پڑھی۔ اہلیہ ناصر الدین صاحب نے بعنوان "عورتوں کی ذمہ داریاں" پر مضمون پڑھا۔ اہلیہ حافظ محمد عمر صاحب نے "تربیت اولاد" پر مضمون پڑھا۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے "جدید فیشن کی خرابیاں" پر مضمون پڑھا۔ محترمہ عزیزہ رضیہ صاحبہ نے تقریر کی جس میں بہنوں کو آداب مجلس کے متعلق نصائح فرمائیں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار

ہندوستان میں تبلیغ احمدیت کے سات مراکز

متعلقہ مقامات کو آنے والی ذمہ داریوں کے پیش نظر اپنی تبلیغی تنظیم وسیع اور مضبوط کرنی چاہیئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے سات مقامات پشاور۔ کراچی۔ مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی اور لاہور میں مراکزِ تبلیغ بنانے منظور فرماتے ہیں اور احباب اس سکیم کی تفاصیل خطبہ جمعہ مطبوعہ اخبار "الفضل" مورخہ ۴ اگست ۱۹۴۴ء میں پڑھ چکے ہیں۔ جہاں یہ مقامات مراکزِ تبلیغ کی عزت اور عظمت کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ وہیں ان مقامات کی ذمہ داریاں بھی بہت اہم ہیں اور ان جماعتوں کو چاہیئے کہ آنے والی ذمہ داریوں کے پیشِ نظر ابھی سے اپنی تبلیغی تنظیم کو وسیع اور مضبوط کرنا شروع کر دیں اور ایسے ذرائع اختیار کریں جن سے جماعت میں اضافہ ہو۔ ستمبر ۱۹۴۴ء سے مارچ ۱۹۴۵ء تک ان مقامات کی ۷ ماہ کی بیعت کا نقشہ درج ذیل ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ ان جماعتوں نے ابھی وہ رنگ پیدا نہیں کیا۔ جس کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

نام جماعت	تعداد بیعت	کلکتہ	۱۰	بمبئی	۷	کراچی	۲
لاہور	۲۹	دہلی	۹	پشاور	۵	مدراس	×

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے

مکرمی سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن جنہوں نے اپنے آپ کو سلسلہ کے کام کے لئے عملاً وقف کیا ہوا ہے۔ ان کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ترجمۃ القرآن اور تحریک جدید کے چندے انشاء اللہ مئی جون میں ادا ہو جائیں گے۔ اسی طرح کلکتہ کی جماعت کے سکرٹری مال شیخ محمد عمر صاحب سہگل نے اطلاع کی ہے۔ کہ وہ اس کوشش میں ہیں کہ جس طرح ترجمۃ القرآن کا چندہ میاں محمد صدیق و محمد یوسف صاحبان نے ۸۰ فیصدی ادا کر دیا ہے۔ اسی طرح وہ بھی تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدین کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کر دیں۔ ۳۱ مئی کی وہ تاریخ ہے۔ جس کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ "چونکہ وعدوں کی غرض اسے جلد سے جلد پورا کرنا ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے چھ ماہ میں وعدوں کا ساٹھ پینسٹھ فی صدی ادا ہو جانا ضروری ہے (یا درہے ۳۱ مئی کو چھ ماہ پورے ہو جاتے ہیں۔ مر) پچھلے سالوں میں بھی دوستوں کو یہ تحریک کرتا رہا ہوں کہ وہ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش کریں"۔ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور فوجیوں اور ہندوستان کی جماعتوں کے کارکنوں کو بہ توجہ تمام ۳۱ مئی تک اپنے وعدے پورے کر دینے چاہئیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

سیدنا المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں

مدرسہ احمدیہ میں احباب اپنے فرزندوں کو بھیجکر ایک سو کی تعداد ۵ مئی تک پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اب تک صرف ۳۱ لڑکے داخل ہوئے ہیں جو بہت ہی کم ہیں۔ سیدنا المصلح الموعود کا منشا مبارک یہ ہے کہ کم از کم ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں اس سال داخل ہو۔ جن دوستوں کے اپنے بچے نہیں وہ دوسروں کو تحریک کر کے اس ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ میں بچے داخل کرانا ان کی دینی و دنیوی ترقی کی حقیقی گارنٹی ہے۔ اللہ کی راہ میں اپنی جان پیش کرنے والے آج تک دنیوی طور پر بھی کبھی ذلیل نہیں ہوئے۔ سیدنا حضرت ابراہیم و سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کا واقعہ اس کا ایک کھلا ثبوت ہے۔ جس سے تمام احمدی احباب واقف ہیں۔

(عبدالرحمٰن ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ)

امّتِ محمدیّہ کے نام ہمدردانہ پیغام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

برادرانِ اسلام! ہر ایک مسلم آنکھ جب مسلمانوں کی موجودہ حالت کا مشاہدہ کرتی ہے۔ تو بے اختیار اشکبار ہو جاتی ہے۔ اور ہر ایک اسلام کا درد رکھنے والا دل اسلامی عروج کو ختم ہوتے دیکھ کر رو پڑتا ہے۔ تمام وہ بدترین افعال اور قبیح اعمال جنہیں اسلام مٹانے کے لئے دنیا میں آیا تھا۔ ان کے زیادہ مرتکب مسلمان کہلانے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ خراب حالت پر بعض نے "خون کے آنسو" نامی وغیرہ کتب لکھیں۔ اور بعض نے مرثیے لکھے۔ پھر بعض مسلمانوں کے دل خدا تعالےٰ کے حضور روتے ہوئے یہ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ اے خدا تو کیوں مسلمانوں پر رحم کرتے ہوئے مسیح موعود و مہدی معہود کو نہیں بھیجتا۔ تا پھر اسلام زندہ ہو۔ اور پہلا سا عروج حاصل کرے ؎

خستگانِ دلِ ما راز آسماں طلبیدہ اند
آدم وقتیکہ دلہا خول ز غم گردیدہ اند

سو تمہیں بشارت ہو۔ کہ خدا تعالےٰ نے عین وقت مقررہ پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر بھیجا۔ اور آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث کی روشنی میں اس امر کو حق الیقین کے درجہ تک ثابت کیا۔ کہ وہ مسیح موعود جس کے تم منتظر ہو یعنی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وہ تو وفات پا چکے ہیں۔ اور آنے والا مسیح موعودؑ اور مہدی معہود جو امت محمدیہ میں سے آنا تھا سو وہ آچکا۔ اور وہ میں ہی ہوں ؎

یار جو مرد آنیکو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

وہ لفظ متوفی جو عام طور پر اہل عرب فوت شدہ شخص کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے انی متوفیک اور فلما توفیتنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے قرآن مجید میں استعمال کر کے ان کی وفات کو ثابت کیا بلکہ معظمہ، مدینہ منورہ۔ عرب اور حجاز میں تمام چلتے پھرتے عرب اپنے کلام اور تحریر میں لفظ متوفی صرف فوت شدہ شخص کے لئے ہی استعمال کرتے ہیں۔ اور عرب کے سرکاری دفاتر میں بھی یہ لفظ فوت شدہ شخص کے لئے مخصوص ہے۔ چنانچہ جب مکہ معظمہ عرب اور حجاز کے ڈاک خانوں میں کسی فوت شدہ شخص کا خط آتا ہے۔ تو اس پر لفظ متوفی ہاتھ سے لکھ کر یا [متوفی deceased] کا لیبل چسپاں کر کے فرستندہ کو وہ خط واپس کر دیا جاتا ہے۔ کہ مکتوب الیہ فوت ہو چکا ہے۔ مصر و شام کی عربی ڈکشنریوں میں مرحوم و متوفی یکساں معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ دیکھیں قاموس العجیب انگلیزی و عربی تالیف الیاس انطون الیاس المطبعۃ العصریہ بمصر لفظ deceased کے معنے مرحوم متوفی لکھے ہیں۔ پھر استاذ محمود شلتوت نے جو علوم اسلامیہ کا ماہر اور جس کا لکھا ہوا تمام دنیا بھر کی بہترین اسلامی عربی درسگاہ ازہر میں ایک اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے اپنے فتوے قاہرہ و مصر کے ہفتہ وار اخبار "الرسالۃ" مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۱۰ نمبر ۴۶۲ میں یہ شائع کر دیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں جب تمام دنیا کی بہترین اور تسلیم شدہ مسلم عربی درسگاہ ازہر مصر سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا فتوےٰ شائع ہو گیا۔ تو اے مسلمانانِ ہند اب آپ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ماننے میں کیا شک باقی رہ گیا ہے۔

لیکن ہماری آنکھیں یہ امر نہایت حسرت و افسوس سے دیکھتی ہیں۔ کہ بعض علماء کہلانے والے عوام کو ابھی تک یہ ڈھارس دے رہے ہیں۔ کہ وہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ وہ امت محمدیہ اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آئینگے۔ وہ یہود و نصاریٰ جن کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم (سورۃ مائدہ ع ۷) یعنی اے مومنو تم یہود و نصاریٰ سے دوستی مت رکھو۔ وہ آپس میں دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے ان کو دوست رکھیگا۔ وہ ان میں سے ہو جائیگا۔ اگر ان کا فرد امت محمدیہ اور تمام دنیا کی طرف نبی ہو کر آگیا۔ تو پھر تو امت محمدیہ کو یہود و نصاریٰ کا تا قیامت ممنون احسان رہنا پڑیگا۔ پھر امت محمدیہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس خیر امت کس طرح ٹھہریگی؟

تمام دنیا کے بادشاہ بلا استثنا کسی فرقہ کے اس امر پر متفق ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل کے انبیاء صرف ایک ایک قوم کے لئے مبعوث ہوتے تھے۔ لیکن رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے تمام دنیا کے لئے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ جہاں کہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ماقبل انبیاء کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔ وہاں خدا تعالےٰ نے صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔ کہ فلاں نبی کو فلاں قوم کی طرف بھیجا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کو حضرت مسیح کی پیدائش کی خوشخبری دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ورسولا الی بنی اسرائیل (آل عمران ع ۵) ترجمہ اور وہ رسول ہونگے بنی اسرائیل کیطرف۔ پھر دوسری جگہ پر خدا تعالےٰ فرماتا ہے وجعلنٰہ مثلا لبنی اسرائیل (زخرف ع ۶) یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے صرف بنی اسرائیل کے لئے نبی بنا کر بھیجا۔ اور صرف بنی اسرائیل کے لئے قابل نمونہ تھے۔ برادرانِ اسلام۔ قرآن مجید میں نہایت ہی واضح طور پر اللہ تعالےٰ نے بیان فرما دیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت و رسالت صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص و محدود تھی۔ اور وہ تمام دنیا کے لئے نبی و رسول نہ تھے۔ لیکن یہ کس قدر افسوس کا مقام اور اسلامی عقائد پر ظلم عظیم ہے کہ ہمارے مخالف علماء عام مسلمانوں کو یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل (یہود و نصاریٰ) کے نبی تھے۔ امت محمدیہ اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اپنا فرمان بھی سنلیں۔ وہ خود بھی یہی کہتے رہے۔ کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (دیکھو انجیل متی $\frac{15}{14}$)

حدیث بخاری کتاب التیمم میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیتیں دی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ان میں سے ایک حضور نے یہ بیان فرمائی ہے۔ وکان النبی یبعث الیٰ قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ۔ کہ مجھ سے پہلے سب رسول خاص خاص قوموں کیطرف بھیجے جاتے تھے۔ اور میں تمام جہان کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اب اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماقبل انبیاء میں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام تمام دنیا کے لئے مسیح موعود نبی و رسول بنکر آجائیں۔ تو کیا اس طرح سے وہ فضیلت جو خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ماقبل انبیاء پر عطا کی وہ ٹوٹتی ہے یا نہیں۔

ضروری نوٹ:۔ اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی دوبارہ آمد میں نبی نہیں ہوں گے۔ تو اسے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید کی آیت وجعلنی نبیا۔ (سورہ مریم ع ۲) (خدا تعالےٰ نے مجھے نبی بنایا ہے) کے ماتحت ان کا درجہ ہمیشہ کے لئے نبی و رسول کا ہے۔ اور مخالف علماء کا یہ قول کہ وہ نبی نہیں۔ بلکہ ایک عام امتی امام بنکر آئیں گے۔ قرآن مجید کے صریح مخالف ہے۔

اے ہمارے مخالف مولویو گدی نشینوں اور تمام اسلامی انجمنوں کے لیڈرو اگر تم اس میں صادق پر ہو کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تمام دنیا کے لئے نبی و رسول تھے۔ اور ان کی نبوت و رسالت صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص و محدود نہ تھی تو قرآن مجید سے ایک ہی آیت پیش کرو۔ جس کا یہ مفہوم ہو۔ کہ

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کی ہدایت کے لئے نبی و رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اور آخری زمانہ میں کل دنیا کے لئے مبعوث ہونگے"۔

آؤ اور اپنا نمائندہ پیش کرو۔ جو تمام مسلمانان ہند یا کم از کم صوبہ پنجاب کے تمام علماء و اسلامی انجمنوں کا منتخب شدہ نمائندہ ہو جس کی فتح و شکست مسلمانان ہند یا کم از کم صوبہ پنجاب کو ہمیشہ کے لئے منظور ہو۔ مزید شرائط بعد میں طے کی جائیں گی۔

برادرانِ اسلام! آپ اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں۔ کہ اگر تمام دنیا کے غلط عقیدے رکھنے والے علماء اس امر پر مجتمع ہو جائیں

کر وہ ایک بھی ایسی قرآنی آیت پیش کریں۔ جو حضرت عیسے علیہ السلام کی نبوت و رسالت کو تمام دُنیا کے لئے ثابت کر سکے۔ تو وہ ہرگز ہرگز ایسا نہ کر سکینگے۔ اور یہ امر آپ کو ہمیشہ کے لئے حق الیقین کے درجہ تک پہنچا دیگا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انجیل عطاء کر کے صرف ایک محدود وقت۔ محدود تعلیم اور محدود قوم بنی اسرائیل کی طرف نبی و رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اور وہ اپنا تبلیغی کام ختم کر کے فوت ہو چکے ہیں۔ اور آنیوالا مسیح موعود امت محمدیہ میں سے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا خادم ہونا تھا۔ سو وہ آچکا اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ جو اپنے دعویٰ میں برحق اور سچے ہیں۔ آپ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادم ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
(مسیح موعودؑ)

کیا گزشتہ پچاس برس سے آپ کی آنکھوں نے خدا تعالیٰ کی اُس تائید کا مشاہدہ نہیں کیا جو اس جماعت کے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے ملیا میٹ کر دیا اُن تمام سکیموں کو جو جماعت احمدیہ کے مٹانے کیلئے سیٹ کی گئی تھیں۔ کیا آپ کے دلوں نے ابھی تک اس امر کو زبردست طور پر محسوس نہیں کیا کہ جماعت احمدیہ ہی دنیا بھر میں ایک ایسی واحد خادم الاسلام منظم جماعت ہے۔ جس نے اسلام کے بدترین معاندین آریہ سماجیوں اور عیسائیوں کا ایسا شدید مقابلہ کیا کہ وہ دلائل کے میدان میں ہمیشہ کے لئے شکست فاش کھا چکے ہیں۔

پس یہی وہ واحد اسلامی جماعت خادم الاسلام خادم القرآن و خادم رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کا واحد امام اور بیت المال ہے۔ اور جو ہر ایک قسم کی قربانی سے تمام عالم میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تبلیغ کر رہی ہے۔ آئیں اور دوڑتے ہوئے اس جماعت میں شامل ہو جائیں۔ تا اسلامی فتح ہر آن قریب ہو اور پھر پہلے کی طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اللّٰہُ اَکْبَرُ کا نعرہ بلند ہو اور وہ پہلا سا عروج اسلام کو پھر حاصل ہو۔ آمین ثم آمین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف

جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ازالہ اوہام صفحہ ۹۷-۹۸ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر۔ اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب مَیں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر وہ چُپ رہا۔ اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب مَیں نے اس دوسرے کی طرف رُخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سُنکر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملیگی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے سے آدمی ہیں۔ پر اگر خدا تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت مَیں نے یہ آیت پڑھی کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰہِ۔"

غیر مبایعین بہت زور صرف کرتے ہیں۔ تا ثابت کریں کہ پانچ ہزاری فوج ان کا گروہ ہے اور جو شخص چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور جس نے پانچہزار فوج دینے کا وعدہ کیا وہ مولوی محمد علی صاحب ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں ہی اللہ تعالےٰ نے ایک عجیب طریق سے یہ ظاہر کر دیا کہ اس کے مصداق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ الحکم جلد ۹ ۱۵ صفحہ ۱ و بدر جلد ۱ ۴ صفحہ ۱ (بحوالہ تذکرہ صفحہ ۴۹۹ و ۵۰۰) میں تحریر ہے۔ "رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔ اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے۔ فتح نمایاں۔ ہماری فتح صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ جو لوگوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کو اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ بیشک یہ الہام ہوا ہے۔"

کتنی واضح بات ہے کہ پہلے کشف میں فوج کا لفظ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوج کا مطالبہ فرماتے ہیں اور دوسرے رؤیا میں بھی فوجوں کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وعدہ دیتا ہے۔ کہ میں تیرے پاس فوجیں لیکر اچانک یعنی غیر متوقع طور پر آؤنگا۔ اور اسی شب ہمارے ہونے والے امام کو جن کے ذریعہ یہ بات پوری ہونی تھی خواب میں دکھایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا ہے۔ کیا اسی شب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہونا اور اس الہام کی اطلاع اسی رات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دینا اللہ تعالیٰ کا ایک لغو فعل تھا؟ معاذ اللہ۔ اس میں یہی راز تھا کہ آپ کے ذریعہ سے موعودہ فوج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملیگی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو رؤیا کے ذریعہ اذان سکھائی گئی۔ جس میں یہ اشارہ تھا کہ پیغام حق ان کے ذریعہ چار دانگ عالم میں پھیلے گا۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کوئیں پر دیکھا جس پر ڈول پڑا ہوا تھا۔ اور میں نے اس میں سے جتنے ڈول خدا تعالیٰ نے چاہے پانی نکالا پھر ابو قحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکرؓ) نے کچھ پانی نکالا۔ پھر ڈول بڑا ڈول بن گیا تو (عمرؓ) بن خطاب نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا اور اس طرح کھینچا کہ میں نے کسی طاقتور آدمی کو ان کے برابر کھینچتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ حوض لبالب بھر گیا اور پینے والوں کا چاروں طرف سے ہجوم ہو گیا۔ اس میں بھی پوری وضاحت ہے۔ کہ حوض اسلام پر وارد ین کا گروہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بہت بڑھ جائیگا۔ دونوں خلفاء ثانی کی آپس میں یہ بھی مشابہت ہے۔ کہ الٰہی کلام یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے پورا ہوا۔ اور خلیفہ کا کام اس کے متبوع کا ہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہاں بھی ... کا لفظ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف اور الہام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تائیدی رویا میں بھی فوج اور افواج کے الفاظ ہیں۔

پانچہزاری فوج کے کشف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے اس شخص سے فوج کا مطالبہ کیا جو زمین پر تھا۔ مولوی محمد علی صاحب اس کے مصداق بوجوہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کا دعویٰ تھا کہ جماعت کی غالب اکثریت ان کے ساتھ ہے۔ (۲) مجلس معتمدین کے اکثر ممبران کے ساتھ تھے جن کے ذریعہ سے جماعت کے انتظامی امور سر انجام پاتے تھے۔ (۳) قادیان کی جماعت سخت بے سرو سامانی کی حالت میں تھی اور اس کے خزانہ میں صرف چند آنے باقی تھے اور موت و حیات کی کشمکش میں الجھے ہوئے تھے۔ اور خلافت اولیٰ تک لاہوری اکابر کے ذریعہ ہی جماعت کے کام چل رہے تھے۔

اس کے علاوہ اس امر کے متعدد ثبوت موجود ہیں جو اس طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے فوج مہیا نہیں کرنی تھی۔ مثلاً یہ کہ ایک شخص کو زمین پر دیکھا۔ قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ کے لئے مرکز قرار دیا تھا۔ اور لاہور صوبہ کی زمینی حکومت کا مرکز ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب قادیان کے روحانی مرکز سے منقطع ہو کر لاہور کے زمینی مرکز کی طرف چلے گئے۔ پھر کشف میں دیکھا کہ فوج کے مطالبہ پر وہ شخص چپ رہا۔ اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ چنانچہ اوّل تو مولوی محمد علی صاحب کافی عرصہ چُپ رہتے ہیں مگر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نقل میں مہر سکوت ٹوٹتی ہے۔ اور وہ اپنے گروہ سے مبلغین۔ مجاہدین وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو صدائے برنخواست کا معاملہ ہوتا ہے۔ یعنی اول وہ خود چپ رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھار جو تحریک کرتے ہیں تو ان کے مخاطبین بھی چپ رہتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف دیکھئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر کس طرح مبایعین والہانہ اور

مسابقت نہ اندازیں اولاد۔ جائیدادیں۔ اور اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔

کلام الٰہی کے متعدد معانی ہو سکتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر درست ہوتا ہے۔ میرے نزدیک انا اعطینٰک الکوثر سے مراد حضرت عمرؓ کا وجود بھی ہے۔ جس کے متعدد قرائن ہیں۔ ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی۔ کہ ابوجہل و حضرت عمرؓ دونوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ سے اسلام کو اللہ تعالےٰ تقویت دے۔ سو حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ اور اسلام کی تقویت کا موجب بنے۔ دوئم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کشف حضرت عمرؓ کے ڈول نکالنے کے متعلق اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ سوئم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے رویا میں لوگوں کو دیکھا۔ کہ کسی کی چھاتی تک کپڑا ہے۔ اور کسی کا کسی جگہ تک اور حضرت عمرؓ کا کپڑا اتنا لمبا تھا۔ کہ گھسٹتا جاتا تھا۔ اور اسکی تعبیر حضور علیہ السلام نے علم دین بیان فرمائی۔ قیصر و کسریٰ کے خزائن جو کہ خیر کثیر تھی۔ حضرت عمرؓ کے ہاتھوں مفتوح ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہام ہوا۔ " یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر" (تذکرہ صفحہ ۹۴) کوثر الرجل الکثیر الخیر (بہت خیر والے شخص) کو کہتے ہیں۔ جس کثرت سے ظہور معارف دینیہ اور اشاعت دین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ ظاہر ہی ہے۔ مزید یہ کہ آیت لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حصولِ علم غیب اور حصولِ کثرتِ خیر لازم و ملزوم ہیں۔ حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محدث کہا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر خیر کثیر الہامات و کشوف کے رنگ میں علم غیب منکشف ہونے کی صورت میں جو نازل ہوئی ہیں۔ محتاجِ بیاں نہیں۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے لیکچرار جامعہ احمدیہ قادیان)

خدا تعالیٰ کی آواز

خدا کے محبوب بندے کے منہ سے بلند کی ہوئی آواز اللہ تعالیٰ کی آواز ہوتی ہے۔ اس کو سن کر اس پر عمل کرنا عاشقوں کا شیوہ چلا آتا ہے۔ وہ آواز جو آج ۲۰ گونج رہی ہے۔ اس کو سنو۔ سنو اے اپنے آپ کو عاشقوں میں شمار کرنے والو۔ "وقف کردو جائیدادیں دین کی خاطر دوستو" (انچارج تحریک جدید)

صحابہ کرامؓ کے فضائل

(۴)

اس سے قبل ضمناً مصاحبت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے متعلق اعتراضات کے جوابات دیئے جا چکے ہیں۔ اب ان کے جوابات علامہ حسن بن محمد قمی سے تفسیر نیشاپوری کے لکھیں پڑھیے علامہ موصوف لکھتے ہیں:۔ " اذ یقول لصاحبہ ..... قد ذکرنا فی سورۃ الانفال ان قریشاً ومن بمکۃ تعاقدوا علی قتل رسول اللہ صلعم فنزل واذ یمکر بک الذین کفروا۔ فامرہ اللہ ان یخرج ھو وابوبکر الصدیق الی الغار وأمر علیا ان یضطجع علی فراشہ فلما وصلا الی الغار دخل ابوبکر یلتمس ما فی الغار فقال لہ الرسول مالک فقال بابی انت وامی الغیران ماوی السباع والھوام فان کان فیہ شیٔ کان لابی بکر فخرق عمامتہ وسد الحجرۃ وبقی حجر واحد فوضع عقبہ علیہ کیلا یخرج منہ ما یؤذی الرسول فلما طلب المشرکون الاثر وقربوا بکی ابوبکر خوفاً علی رسول اللہ صلعم فقال لا تحزن ان اللہ معنا ..... والاحتمال الذی ذکروہ مرفوع بما روی ان ابابکر ھو الذی اشتری الراحلۃ لرسول وان عبد الرحمٰن ابن ابی بکر واسماء بنت ابی بکر ھما اللذان کانا یاتیانھما بالطعام مدۃ مکثھما فی الغار وذالک ثلٰثۃ ایام ..... ولو کان ابوبکر قاصداً لہ لصاح بالکفار عند وصولھم الی الغار ولقال ابنہ وابنتہ نحن نعرف مکان محمد ..... وکون حزنہ معصیتہ معارض بقولہ تعالیٰ لموسیٰ لا تخف انک انت الاعلیٰ وقول الملٰئکۃ لابراھیم " لا تخف"۔ ہم سورۃ انفال میں بیان کر چکے ہیں۔ کہ جب قریش اور اہل مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کا معاہدہ کیا۔ تو اس وقت آیت و اذ یمکر بک الذین کفروا نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بمعیت حضرت ابوبکر ہجرت کا حکم فرمایا۔ آپ نے حضرت علی کو اپنے بستر پر لیٹنے کا ارشاد فرمایا۔ (اور ہجرت کے لئے روانہ ہو گئے)

جب آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ غار پر پہنچے۔ تو حضرت ابوبکرؓ پہلے داخل ہو کر غار کی دیکھ بھال کرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے ابوبکر یہ کیا کر رہے ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ غاروں میں عموماً درندے اور کیڑے وغیرہ رہتے ہیں۔ میں غار میں پہلے داخل ہو کر دیکھ بھال اس لئے کر رہا ہوں۔ کہ اگر کوئی مضر شے ہو۔ تو اس کا ضرر مجھے پہنچے۔ اور آپ محفوظ رہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی پگڑی پھاڑ کر کپڑے سے سوراخوں کو بند کیا۔ ایک سوراخ رہ گیا۔ جس پر اپنی ایڑی رکھ دی۔ تاکہ اس سے کوئی ایذا رساں شے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک نہ پہنچ سکے۔ جب مشرک اور کفار مکہ بھی آپ کا کھوج لگاتے لگاتے غار تک جا پہنچے۔ تو حضرت ابوبکرؓ اس خوف سے کہ کہیں یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پکڑ نہ لیں۔ رونے لگ گئے۔ اس وقت آپ نے فرمایا۔ لا تحزن ان اللہ معنا۔"

پھر علامہ موصوف شیعہ صاحبان کے مصاحبت حضرت ابوبکر پر مختلف قسم کے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ جو احتمال ان لوگوں نے بیان کئے ہیں۔ وہ اس امر سے رد ہو جاتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری کے لئے اونٹنی حضرت ابوبکرؓ نے ہی خریدی تھی۔ اور یہ کہ عبد الرحمٰن بن ابی بکر اور اسماء بنت ابوبکر دونوں تین دن تک غار پر آپؐ کے لئے کھانا لایا کرتے تھے۔ ..... اگر ابوبکرؓ آپؐ کے ساتھ محض آپ کو گرفتار کرانے کی غرض سے آئے تھے۔ تو آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود سے کافروں کو ان کے غار پر پہنچنے کے وقت ضرور مطلع کر دیتے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کا بیٹا اور بیٹی بھی بالضرور کافروں کو آپؐ کی خبر دے دیتے۔ ..... بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ حضرت ابوبکرؓ کا حزن معصیت تھا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے رد ہو جاتا ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا۔ لا تخف انک انت الاعلیٰ۔ کہ اے موسیٰ مت ڈر تو ہی برتر ہے۔ کیا موسیٰ علیہ السلام بھی مرتکب معصیت ہوئے تھے۔ نیز فرشتوں کے اس قول کے بھی خلاف ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں وارد ہوا ہے۔ کہ "لا تخف" اے ابراہیم خوف مت کر۔ تو کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی مرتکب معصیت ہوئے تھے۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ عبارت حضرت ابوبکرؓ کے فضائل اور ان کی ذات مبارک پر تمام اعتراضات کے رد میں کافی و وافی دلائل اپنے اندر رکھتی ہے۔ کاش کہ شیعہ صاحبان بگوش ہوش و بیقین القلب اس پر غور و فکر کر کے راہِ مستقیم پاویں۔ (خورشید احمد شاد مولوی فاضل واقفِ زندگی از لاہور)

ہفتہ وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۱۴ تا ۱۹ شہادت ۱۳۲۲ ہش ایک ہفتہ وقار عمل منایا گیا۔ جس میں قادیان کی مجالس نے حصہ لیا۔ کام روزانہ نماز عصر کے بعد شروع کر کے نماز مغرب سے قبل بند کر دیا جاتا۔ پہلے تین روز کام دارالعلوم اور دارالرحمت کی درمیانی سڑک پر کیا گیا۔ جہاں نشیب جگہ میں مٹی ڈالی گئی۔ اس کے بعد ایک اور ہنگامی ضرورت پیش آجانے پر نوعیت عمل کو تبدیل کر دیا گیا۔ اور خدام نے ایک ضروری عمارت کی تعمیر کے لئے اینٹیں بالائی چھت پر پہنچائیں۔ چونکہ مزدور ملتے نہیں تھے۔ اس لئے خدام سے یہ کام لیا گیا۔ خدام کے لئے یہ کام بہت دلچسپی کا باعث ہوا۔ اور تین روز میں نو ہزار اینٹیں بالائی چھت پر پہنچائی گئیں۔ مرکزی عہدیداران۔ منتظمین۔ نائبین و معاونین بھی مختلف ایام میں شریک عمل ہوتے رہے۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کمیوٹ شدہ پنشن پر چندہ لازمی ہے

جملہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت پنشن کی کمیوٹ شدہ رقم پر موصی اور غیر موصی احباب کے لئے چندہ ادا کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جن دوستوں کے پاس نظام بیت المال کی کاپیاں ہوں۔ وہ اس کے صفحہ ۴۲ پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

نظام قدرت اور ضرورت نبوت

زمانہ شاہد ہے کہ جب کبھی خدائے پاک کے مامورین کی طرف سے کوئی صداقت پیش کی گئی ظاہر پرست پہلے تو انکار پر کمربستہ ہو گئے۔ مگر بالآخر اسے صحیح تسلیم کرنے پر انہیں مجبور ہونا پڑا۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسئلہ حیات مسیح کے خلاف آواز بلند کی تو تمام مسلمانوں نے مخالفت کا خوفناک طوفان برپا کر دیا۔ مگر آج مسلمانوں کا ایک کثیر حصہ اسے باطل قرار دیتا نظر آ رہا ہے۔ عقیدہ اجرائے نبوت کی بنا پر فتوے تکفیر لگایا گیا اور آج تک اس پر زور و شور سے بحث کی جاتی ہے لیکن پھر بھی صداقت اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی مخالفین کی کئی ایسی تحریرات پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن میں اس تاثیر کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مولوی عبد الحمید صاحب قریشی سیکرٹری سیرت کمیٹی کی ایک تحریر ملاحظہ ہو:-

"عزیزان اسلام! آیئے نظام قدرت سے نبوت کی ضرورت کو سمجھیں۔ آپ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسانی وجود کے اندر جس قدر بھی قوتیں اور طاقتیں پیدا کی ہیں۔ انسانی وجود کے باہر ان سب کو واسطہ دکھانے کا سامان بھی پیدا کر دیا ہے .... اب سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانی دماغ اور عقل کی رہنمائی کے لئے کیا بیرونی سامان پیدا کیا ہے یہ بیرونی سامان صرف اللہ کا کلام ہے۔ اور جن شخصوں پر یہ کلام اترتا ہے انہیں نبی کہتے ہیں۔ دنیا میں کوئی قوم اور کوئی ملک ایسا نہیں گزرا جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی نہ آئے ہوں۔ پھر ان نبیوں کی تشریف آوری سے دنیا کو جو فائدے پہنچے اور اقوام عالم کو دنیا اور آخرت کی جو جو بھلائیاں حاصل ہوئیں۔ ان کی مکمل اور پوری کیفیت علم ہی کے ذریعہ معلوم ہو سکتی ہے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ خدا کی ہدایت اور نبی کا وجود اس زندگی کو مکمل کرنے کے لئے ہوا۔ پانی اور سورج سے کسی طرح بھی کم ضروری نہیں ہے"۔ (رسالہ ایمان پٹی ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء)

کسی مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ نظام قدرت کا ذرہ ذرہ ضرورت نبوت پر شاہد و ناطق ہے اور اس کے اجراء پر فعلی شہادت۔ بدقسمتی سے ہمارے بعض مسلمان بھائی کچھ ایسے متعصب واقع ہوئے ہیں کہ انہیں ہماری کوئی بات بھی اچھی معلوم نہیں دیتی۔ حتیٰ کہ اچھی بات تسلیم کرتے ہوئے جب معلوم ہو کہ یہ بات کسی احمدی میں پائی جاتی ہے۔ تو جھٹ اس کے خلاف کہنے لگ جاتے ہیں۔ یہ تعصب جس خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ قریشی صاحب موصوف کی مندرجہ ذیل تحریر سے بخوبی لگ سکتا ہے

"عزیزان اسلام! افسوس کہ بے نماز مسلمانوں کو بھی اسی (قابل شرم) تعصب نے بالکل اندھا کر دیا ہے .... ایک بوڑھا آدمی بازار سے گزر رہا تھا۔ ایک شخص بولا کیسی نورانی صورت ہے۔ دکاندار نے کہا اجی یہ تو مرزائی ہے۔ اب تعریف کرنے والا چپ ہو گیا دو ایک منٹ کے بعد بولا تبھی اس کے منہ پر پھٹکار برس رہی تھی"۔

(رسالہ ایمان ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء زیر تفسیر آیت من کان عدو لجبریل)

جن لوگوں کی یہ حالت ہو۔ ان سے تو ٹھنڈے دل غور کرنے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ لیکن خدا کا خوف اور حق کی پیاس رکھنے والوں کا فرض ہے کہ ضرورت نبوت کے متعلق نظام قدرت سے جو استدلال کیا گیا ہے اس پر غور کریں۔

دوست محمد جامعہ

کارکنان جماعتہائے احمدیہ کے لئے ضروری اعلان

کارکنان جماعتہائے احمدیہ اپنی جماعت میں سے ان تمام احباب کے مکمل پتے جو مندرجہ ذیل فوجی عہدوں میں سے کسی پر فائز ہیں۔ نظارت ہذا میں بہت جلد بھجوائیں۔ ان کی فوری طور پر ضرورت ہے:-

(۱) لفٹیننٹ کرنل (۴) لفٹیننٹ (۷) لفٹیننٹ ڈاکٹر (۱۰) پائلٹ آفیسرز
(۲) میجر (۵) سیکنڈ لفٹیننٹ (۸) سب لفٹیننٹ (۱۱) فلائٹ لفٹیننٹ
(۳) کیپٹن (۶) کیپٹن ڈاکٹر (۹) کیڈٹ آفیسرز (۱۲) K. C. O.

(ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

میرا پیارا بھائی عبد السلام مرحوم

جن جذبات کو میں اپنے دل میں اپنے پیارے بھائی عبد السلام کی جدائی سے لے کر اب تک چھپائے رکھنے کی کوشش میں تھا وہ اس لئے ظاہر کر رہا ہوں کہ عزیز کی نیکیوں کا ذکر کر کے بزرگان جماعت سے اس کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا کروں۔

عزیز کی نو عمری کے باوجود جن جذبات کا میرے عزیزوں اور بزرگوں نے ذکر فرمایا ہے۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرحوم کس درجہ سعید الفطرت تھا۔ مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے مرحوم کی وفات پر قبلہ والد صاحب کو لکھا۔ "عبد السلام جیسے حسین و خوبصورت حد درجہ شریف و نیک نوجوان کی بے وطنی میں بے چارگی کی موت پر بوڑھے والدین کے لئے صبر کرنا بہت مشکل ہے! لیکن اگر ایسے پیارے بیٹے کی وفات پر صبر کرنے سے جنت نہیں ملتی تو اور کس چیز سے ملتی ہے۔ منشی صاحب! عبد السلام کی موت نے جنت آپکے دروازے پر لا کھڑی کی ہے۔ لیکن اسکو لینے کے لئے بڑے دل گردے کی ضرورت ہے"۔

مکرم پروفیسر اخوند عبد القادر صاحب ایم۔ اے نے لکھا:- "آہ زندگی کے باغ کا نونہال ابھی اپنے نشو و نما کے عروج کو بھی نہیں پہنچا تھا کہ قضاء نے اسے گھڑ دیا نہیں بلکہ عالم بالا کی زینت کے لئے اسے گلزار جنت میں نصب کر دیا"۔

عزیز بھائی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جن صفات کا مالک بنایا تھا۔ ان میں سے چند ایک بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

عزیز عبد السلام کو باوجود نو عمری کے اللہ تعالیٰ پر اس قدر ایمان تھا کہ اس نے کبھی کسی چیز کی خواہش اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی سے نہ کی۔ ابھی بچہ ہی تھا اور سکول میں پڑھا کرتا تھا کہ نماز تہجد التزام سے پڑھنی شروع کر دی۔ کثرت محنت اور راتوں کو جاگنے کی وجہ سے سر میں درد کا دورہ ہونے لگ گیا۔ اپنے ایک عزیز ڈاکٹر نے ابا جی کو مشورہ دیا کہ اسے زیادہ رات تک نہ جاگنے دیا جائے۔ اس پر ابا جی نے ہدایت کی فی الحال نماز تہجد چھوڑ دو۔ انکار تو نہ کیا۔ مگر اپنے طور پر نماز تہجد جاری رکھی۔ سر درد میں افاقہ نہ ہوا۔ تو ابا جی نے استاذی المکرم ملک غلام نبی صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ عزیز کو سمجھایا کہ ابھی تم بچے ہو۔ اور نماز تہجد تمہارے لئے چونکہ ڈاکٹر نے تمہاری صحت کے پیش نظر منع کی ہے اس لئے ابھی چھوڑ دو۔ اس پر بادل ناخواستہ عزیز کو نماز تہجد چھوڑنی پڑی۔

ہوش سنبھالنے سے لے کر ۲۷ سال کی عمر تک جب عزیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلایا۔ نماز کبھی نہیں چھوڑی اور اس فریضہ میں کبھی کوتاہی نہ ہونے دی۔ جس رات عزیز فوت ہوا۔ اس رات بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز کی نماز ضائع نہ ہونے دی۔ نماز عشاء پڑھ کر سویا اور فجر کی نماز سے پہلے اپنے حقیقی مولا کو اپنی جان سپرد کر دی۔

کالج کی زندگی میں عزیز نے وہ نمونہ دکھایا کہ کالج کے پروفیسر عزیز کو مولوی کہا کرتے تھے۔ اور اگر حاضری کلاس کی حاضری کے وقت عزیز لیٹ ہوتا۔ تو پروفیسر لڑکے کو بھیجا کرتے کہ مولوی کالج کی مسجد میں ہو گا بلا لاؤ۔

احمدیت کے ساتھ تعلق

بچپن سے لے کر اب تک عزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریباً ساری تصنیفات پڑھیں اور مرکز کے امتحانات کتب میں ہمیشہ حصہ لیتا رہا عزیز کے دیگر تعلیمی سرٹیفکیٹ والی فائل میں ان امتحانات میں اچھے نمبروں میں کامیاب ہونے کے تقریباً ایک درجن سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

قرآن کریم بہت خوش الحانی کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔ اور روزانہ تلاوت قرآن کریم اپنے لئے فرض سمجھتا۔ قرآنی دعاؤں کے ساتھ ایسا انس تھا کہ ہمیشہ ان کو یاد رکھتا۔ اور اکثر اوقات ان کا ورد کرتا۔ قرآن پاک کا اکثر حصہ زبانی یاد تھا۔

دعاؤں پر ایک خاص ایمان رکھنے والا اور ان کو التزام سے پڑھنے والا بچہ ہونے کے باوجود ان پر ایک ایسا یقین رکھتا تھا کہ قرآنی دعاؤں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام فرمودہ دعاؤں کو یکجا جمع کر کے اور کتاب کی صورت میں لکھ کر اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ اور ان کو تقریباً ہر روز پڑھتا تھا۔ اس کتاب کا نام "میری پسندیدہ دعائیں" رکھا ہوا تھا۔

حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی نے مجھے ایک کتاب حزب المقبول جس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں منقول ہیں پڑھنے کے لئے دی ہوئی ہے۔ اس کتاب کی دعائیں عزیز عبد السلام نے تقریباً ساری یاد کر لی تھیں

پیدائشی احمدی ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ احمدیت پر حق الیقین حاصل ہو جانے کی وجہ سے ساری کتب پر ایک عبور حاصل کر کے احمدیت کا خاصہ عالم بن گیا تھا احمدیت کے متعلق جب بھی کسی کے ساتھ گفتگو ہوتی ایسے احسن طریق پر تبلیغ کرتا کہ مد مقابل کو ماننے کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ایک لفظ بھی سننا گوارا نہ کرتا تھا۔

دوستوں کے ساتھ ایک خالص اور حقیقی محبت کا تعلق رکھتا تھا۔ جس کے ساتھ ایک دفعہ عزیز کا تعلق ہو گیا اسے اس نے نبھاہا۔ اور محبت کو قائم رکھنے کے لئے ہر ایک جائز قربانی کرنے پر تیار رہتا۔ اس کے دوستوں میں سے کسی کو اس سے کبھی کوئی گلہ یا شکایت نہیں ہوئی۔

علم دین کا واقف ہونے کی وجہ سے بزرگوں کی عزت تو ایسے بچے کے لئے زندگی کا ایک لازمی حصہ تھا ہی مگر اپنے سے چھوٹوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک کرتا کہ ہر ایک اس کی محبت کا گرویدہ بن جاتا۔ میرے ساتھ میرے اس پیارے بھائی کا عاشق و معشوق کا تعلق تھا۔ مگر میں یہ نہیں بتا سکتا کہ ہم دونوں میں سے عاشق کون تھا۔ مجھے زندگی بھر دل میں یہ دعوےٰ رہا کہ میں عزیز کے ساتھ زیادہ الفت کرتا ہوں۔ مگر عزیز کی میرے سامنے بچی نظر اس امر کی گواہی دیا کرتی تھی کہ وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے کسی دور کا تعلق رکھنے والے کے ساتھ تو کیا ایسے لوگوں کو جن سے پہلی بار ہی ملنے کا اتفاق ہوا ایسی محبت سے ملتا کہ ملنے والا یہ محسوس بھی نہ کر سکتا کہ عبدالسلام مجھے جانتا ہے یا نہیں۔ یہ مادہ شفقت علیٰ خلق اللہ کے ماتحت عزیز کی جان کا ایک جزو تھا کسی کے کام کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتا۔ اور اگر ایک دفعہ کوئی کسی کام کے لئے کہہ دیتا۔ تو جب تک اس کا کام نہ ہو جاتا اسے چین نہ آتا۔ ہمدردی اور خدمت کا مادہ اس میں اس درجہ تھا کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں جو اسکو اس غیر ملک میں رہنے کا ملا۔ اس نے ہر ایک جاننے والے کو اپنا مداح بنا لیا۔

میٹریکولیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد عزیز کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں اپنے بھائی کا ہاتھ بٹاؤں گا۔ اور مزید تعلیم حاصل نہیں کروں گا۔ مگر تابعداری اور سعادت سے اسکو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص حصہ دیا تھا۔ میرے کہنے پر اس نے مزید پڑھائی جاری رکھی۔ شارٹ ہینڈ ٹائپ وغیرہ کا کورس پاس کرنے کے بعد بی اے تک تعلیم حاصل کر لی۔ اور پھر اس امر پر زور دیا کہ میں اب کوئی کام کر کے گھر کی خدمت کروں گا۔ اپنی محبت کے پیش نظر مجھے عزیز کی دینی اور دنیوی ترقی کی خواہش تھی۔ اس لئے میں نے پھر زور دیا کہ کم از کم بی۔ٹی کر لو۔ پھر اپنے ارادہ کے مطابق کرنا۔ بی۔ٹی کے داخلہ کے لئے ابھی کچھ عرصہ باقی تھا۔ اسلئے میرے کہنے پر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آنریری طور پر کچھ عرصہ کام کرتا رہا

کالج کی زندگی میں عزیز نے اپنا ہندوستانی لباس ترک نہ کیا۔ پاجامہ اور ٹوپی میں ہی اس زندگی کو گزارا۔ عزیز کی خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مرضی کے مطابق پتلون۔ ہیٹ۔ اور نکٹائی وغیرہ نہ پہنی جائے۔ اور ہندوستان کے قیام میں اس ارادہ پر بڑی مضبوطی سے قائم رہا۔ گو ہاکی کا بڑا اعلیٰ کھلاڑی تھا۔ مگر بعض ایسی تقاریب پر جہاں عام بچے بغیر پتلون وغیرہ کے شامل ہونا عار سمجھتے ہیں عزیز نے اپنا لباس حضور ایدہ اللہ کی منشاء کے مطابق قائم رکھا۔

بی۔ اے کے امتحان میں عزیز نے Economics اور عربی میں امتیازی پوزیشن حاصل کی جس پر ڈپٹی کمشنر صاحب کی اہلیہ نے جو ایک انگریز عورت تھی عزیز کو انعامات دینے کے بعد مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر عزیز نے یہ کہکر کہ میرے مذہب میں عورت سے مصافحہ جائز نہیں۔ مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا۔ پرنسپل صاحب کو یہ بات ناگوار گزری اور ڈپٹی کمشنر صاحب کی اہلیہ نے بھی گلہ کیا جس پر عزیز نے عورتوں سے مصافحہ نہ کرنے کی اسلامی حکمت ان سے بیان کر کے ان کو قائل کر لیا کہ اس کا ایسا فعل اسلامی احکام کے مطابق ضروری تھا۔

اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسی کی خوشنودی کی خاطر میں اپنی طرف سے۔ اپنے والدین۔ بہن اور بھائی اور بیوی بچوں کی طرف سے اور عزیز کی بیوی اور اسکے سارے خاندان کی طرف سے اس غم کو اسی کے سپرد کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میرا مولا میرے پیارے بھائی کو اپنی گود میں جگہ دے۔ اور اسکو اپنے خاص مقربین کا مقام عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

خاکسار دعاؤں کا محتاج عبدالحی سیٹھ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن - ۲۹ اپریل - تیسری امریکی فوج کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ تیسری امریکن فوج آسٹریا میں داخل ہو گئی ہے۔

پیرس ۲۹ اپریل - وشی فرانس کا سابق چیف افسر مارشل پیٹان (جن کی عمر ۸۹ سال ہے) جرمنی سے پیرس پہنچ گئے ہیں۔ انہیں پیرس کے جنوب میں مونٹروگے قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے

کراچی ۲۹ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے صوبہ پنجاب میں ڈیڑھ لاکھ بوری گندم روانہ کی ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل اتحادی فوجوں نے اٹلی کے مشہور بحری اڈہ اور شہر جنیوا پر قبضہ کر لیا ہے

سان فرانسسکو ۲۹ اپریل - روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف نے یہ دھمکی دے دی تھی کہ اگر کانفرنس کی ابتدائی کمیٹی نے ورلڈ سیکورٹی کونسل کی صدارت کے متعلق روس کی اس جوابی تجویز کو رد کر دیا - کہ صدارت باری باری برطانیہ - امریکہ - روس اور چین کے وزرائے خارجہ کریں - تو روس کانفرنس سے دستبردار ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۹ اپریل - مارشل گوئرنگ ایک تیز رفتار ہوائی جہاز پر اپنی بیوی اور لڑکی کے ساتھ کسی نامعلوم منزل مقصود کو بھاگ گیا ہے وہ اپنے ساتھ پچاس لاکھ سٹرلنگ کی مالیت کا مال لے گیا ہے

لنڈن ۲۹ اپریل - برچگیڈن میں واقع ہٹلر کی رہائش گاہ کو اتحادی بمباروں نے بالکل تباہ کر دیا۔ رائل ایر فورس کے ۲۰۰ زبردست بمباروں نے اس پر ایک چھ ٹن کا زلزلہ خیز بم پھینکا۔ جو عین نشانہ پر لگا۔ اور ہٹلر کی رہائش گاہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ اس قسم کے اور بہت سے گولے اس کے اڑوس پڑوس میں بھی پھینکے گئے۔

چنگنگ ۲۹ اپریل - وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے - کہ جب سے چین اور جاپان کے درمیان جنگ شروع ہوئی ہے ۱۳ لاکھ چینی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۹ اپریل - کمرشیل روڈ پر جمعیۃ المسلمین سے ملحقہ مسجد کو دشمن کے ہوائی حملوں سے سخت نقصان پہنچا ہے - یہ تیسرا موقعہ ہے - کہ مسجد کو بمباری سے نقصان پہنچا ہے نماز پڑھنے والی جگہ ایک راکٹ بم سے تباہ ہو گئی اس کی مرمت کی گئی - اب اس جگہ کو پھر ہوائی حملہ سے نقصان پہنچا ہے۔

سان فرانسسکو - ۲۹ اپریل مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ کی موصول شدہ اطلاع کے مطابق برطانیہ اور امریکہ کو ہملر کی طرف سے پیغام موصول ہوا ہے - کہ جرمنی برطانیہ اور امریکہ کے سامنے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کو تیار ہے - اتحادی حلقہ ہملر کی اس تحریک کو سوائے اس کے اور کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ کہ تین بڑے اتحادیوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے جرمنی کی یہ آخری کوشش ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس تحریک کو نازی ہائی کمان کی حمایت حاصل ہے - لیکن ہٹلر اور نازی پارٹی کا ایک حصہ جو ہٹلر کا وفادار ہے - اس تحریک کے خلاف ہے۔

پیرس ۲۹ اپریل - بویریا کی راجدھانی میں نازی پارٹی کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے باغیوں نے اتحادیوں سے درخواست کی ہے - کہ وہ مارشل کیسلرنگ کے ہیڈ کوارٹر پر بمباری کریں - بویریا کے تیسرے بڑے شہر آسبرگ پر جو میونک سے ۳۲ میل دور ہے - اتحادی قابض ہو گئے ہیں۔

روم ۲۹ اپریل - پبلک پراسیکوٹر سائنور مارلو نے درخواست کی ہے - کہ مسولینی کو سزائے موت دینے کے لئے ہائی کورٹ میں مقدمہ چلایا جائے۔ یہاں اس بات پر اتفاق ہے - کہ مسولینی جنگی مجرم ہے -

پیرس ۲۹ اپریل - انتہا پسند پارٹی کے ممبر مارشل پیٹان کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ کر رہے ہیں۔

سان فرانسسکو ۲۹ اپریل - سان فرانسسکو کانفرنس کی صدارت کے متعلق روس اور اینگلو امریکن اتحادیوں کے متعلق جو جھگڑا پیدا ہو گیا تھا - اس کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے - مسٹر ایڈن نے کل سمجھوتہ کی جو سکیم پیش کی تھی - ایم مولوٹوف نے اسے منظور کر لیا ہے - چار بڑی طاقتوں کے ڈیلی گیٹ باری باری کانفرنس کی صدارت کرینگے وہ اپنے اختیارات مسٹر سٹیٹنس کو تفویض کر دینگے۔

واشنگٹن ۲۹ اپریل - کل رات پریذیڈنٹ مسٹر ٹرومن نے بتایا - کہ تینوں اتحادی طاقتوں (امریکہ - برطانیہ - روس) کے سامنے جرمنی کے ہتھیار ڈال دینے کی افواہ بے بنیاد ہے - اس بات کا خیال رہے - کہ پریذیڈنٹ نے اس بات کو غلط قرار نہیں دیا - کہ ہملر نے برطانیہ اور امریکہ کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کی پیشکش کی ہے - مسٹر ٹرومن کے سکرٹری نے اعلان کیا - کہ جس وقت جرمنی کے ہتھیار ڈال دینے کی خبر پختہ ہو گئی - اس وقت پریذیڈنٹ خود سنائیں گے۔

ماسکو - ۲۹ اپریل - برلن کی ایک ایک سڑک پر سخت لڑائی ہو رہی ہے - روسیوں نے کچھ اور علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے - اور نازیوں کے مضبوط مورچوں کو گھیرہ میں لیکر انہیں تنگ کیا جا رہا ہے - یہاں بڑی بھیانک لڑائی ہو رہی ہے - جرمنوں کو روسی فوجیں تہ خانوں سے نکلنے پر مجبور کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ اپریل - امریکی فوجیں میونک کے پاس پہنچتی جا رہی ہیں - میونک میں گڑبڑ پیدا ہو گئی ہے - امریکن فوج کا ایک دستہ صرف بیس میل دور رہ گیا ہے ساتویں فوج نے آسٹریا کی سرحد پار کر لی ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل - شمالی اٹلی کے ایلپس پہاڑ کے آس پاس دو مقامات پر اتحادی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے - سوئٹزرلینڈ کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے - کہ امریکن ٹینک کومو میں داخل ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۹ اپریل - اٹلی کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے - کہ مسولینی کے کمانڈر انچیف کو پکڑ لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۹ اپریل - آج صبح ۱۵۰ بھاری امریکن بمباروں نے کیشو کے چھ ہوائی میدانوں پر زور کی بمباری کی۔

واشنگٹن ۲۹ اپریل پریذیڈنٹ ٹرومن نے اس خبر کو جھوٹا قرار دیا ہے - کہ اتحادیوں نے جرمنی کی تجویز مان لی ہے - ماسکو سے اس خبر کے متعلق کہا گیا ہے - کہ جرمنوں نے تین بڑی طاقتوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے یہ آخری چال چلی ہے - کہ ہملر کے نام سے برطانیہ اور امریکہ کے نام صلح کی تحریک کی گئی ہے - اور اس سلسلہ میں روس کا نام نہیں لیا گیا - مگر جرمنوں کو اس موقعہ پر بھی منہ کی کھانی پڑے گی - اتحادیوں میں پورا پورا اتحاد ہے - اور صلح کی اسی تحریک پر غور کیا جائیگا - جو تینوں کے سامنے پیش کی جائیگی۔

واشنگٹن ۲۹ اپریل - کل سان فرانسسکو میں ہندوستانی نمائندہ سر راما سوامی مدالیار نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر دنیا کے ہر حصے پر انصاف کیا گیا - اور حق کا پاس کیا گیا - تو امن اور سلامتی کی بنیادیں رکھی جائینگی - اس وقت ہندوستانی فوج کی تعداد پچیس لاکھ ہے - جو دنیا کے مختلف حصوں میں لڑ رہی ہیں - میں سب ملکوں کی آزادی کا حامی ہوں - مگر اس کے ساتھ یہ بھی خیال پایا جاتا ہے - کہ آزادی حاصل ہونے پر ایک دوسرے کا سہارا لئے بغیر دنیا کے ملک اپنا کام نہیں چلا سکیں گے۔

کانڈی ۲۹ اپریل - رنگون جانے والی سڑک پر ہماری فوجیں بڑھ رہی ہیں - اور ۶۲ میل دور رہ گئی ہیں - دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے - دشمن پلوں کو تباہ کرتا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل - ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ سے مسٹر چرچل کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ جنرل آئزن ہوور نے انہیں اطلاع دی ہے کہ امریکی بری فوجیں اور روسی فوجیں جرمنی میں ایک دوسری سے مل گئی ہیں - ۲۶ اپریل کی صبح کو دونوں فوجوں کے کمانڈروں نے ملاقات کر کے اتحادی جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق بات چیت کی۔

گوام ۲۹ اپریل - ایڈمیرل نمٹز نے اپنے تازہ اعلان میں بتایا ہے - کہ اوکی ناوا کی لڑائی میں جاپانی ایسے راکٹ بم استعمال کر رہے ہیں - جو ہوائی جہازوں سے گرائے جاتے ہیں - اور جن میں ایک جاپانی ہوا باز بھی ہوتا ہے - جو اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے ساتھ ہی گر جاتا ہے - یہ ہوا باز اس راکٹ کو نشانہ کی طرف لے جاتا ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل - جرمن نیوز ایجنسی کے فوجی مبصر کرنل ڈٹمار میگڈے برگ میں گرفتار کر لئے گئے - آپ نے ایک بیان میں کہا - کہ جنگ چند دن تک ختم ہو جائیگی - اور ہٹلر برلن کی لڑائی میں مارا جائیگا۔

سان فرانسسکو ۲۹ اپریل - وزیر خارجہ امریکہ نے اپنی تقریر میں کہا - کہ جب تک برطانیہ امریکہ اور روس نئی پولش گورنمنٹ کو تسلیم نہیں کرتے - اسے سان فرانسسکو کانفرنس میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

لنڈن ۲۹ اپریل - پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے - کہ موسیو رینو (جو فرانس کے ہتھیار ڈالنے سے پہلے فرانس کے وزیر اعظم تھے) موسیو ولادیئے (سابق وزیر اعظم) اور جنرل گمیلان (سابق فرانیسی کمانڈر انچیف جرمنی سے سوئٹزرلینڈ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہیں جرمنوں نے جرمنی میں نظر بند کر رکھا تھا۔